قاری سید محمد شاہ نقشبندی

موت العالم موت العالم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ علم کو یوں ہی بندوں کے سینوں سے چھین نہیں لیں گے البتہ علماء کو اٹھا کر علم کو اٹھائیں گے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ کسی عالم کو باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے سو وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

فائدہ: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جب دنیا سے علماء اٹھیں گے تو علم بھی اٹھ جائیگا اور جب علم اٹھ گیا تو جہالت کا دور دورہ ہوگا اور یہ قیامت کی علامات میں سے ہے۔

استاد العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ رحمہ اللہ بھی انہی علماء ربانین میں سے تھے جن کے اس دنیا سے اٹھ جانے کی وجہ سے علم کم ہوا اور تاریکی میں اور اضافہ ہوگیا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

درد دل سوز جگر

اللہ تعالیٰ نے حضرت ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب کو علم و عمل اخلاص و تقویٰ اور اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے دلی تڑپ اور علمی جدوجہد کا وہ جذبہ عطا فرمایا تھا جو آپ کی خصوصیات میں سے تھا اور اسی تگ و دو میں آپکے شب و روز بسر ہو رہے تھے کہ اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے اللھم اغفر لہ وارحمہ وادخلہ فی جنت النعیم

آپ محدث کبیر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ کی خصوصی تلامذہ میں سے تھے آپ نے کافیہ سے لے کر بخاری شریف تک دارالعلوم حقانیہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی زیرنگرانی تعلیم مکمل فرمائی مزید تعلیم کیلئے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کا رخ کیا اور کامیابی سے ہم کنار ہو کر وطن واپس لوٹے۔

وفاداری اور تواضع

آپ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور دارالعلوم حقانیہ دونوں کیلئے بھرپور وفاداری کا جذبہ رکھتے تھے دوران طالب علمی چھٹیوں میں دارالعلوم کیلئے چندہ فرماتے رہے اور اکوڑہ خٹک سے لیکر سعودی عرب شام عراق تک گئے جہاں وعظ و نصیحت کرنے کا موقعہ ملا اس سے دریغ نہیں فرمایا اور جہاں وعظ و تقریریں خوبصورت انداز اور علمی نکات کا ظہور ہوا اسکو اپنے پیارے استاذ حضرت شیخ الحدیثؒ کی طرف منسوب کیا کہ یہ علمی نکتہ اور انداز میں نے اپنے شیخ

سے سنا اور یاد کیا اس سے آپکی استاد سے وفاداری اور ذاتی تواضع اور انکساری ٹپکتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے اساتذہ کرام سے ایسی ہی وفاداری اور محبت والفت نصیب فرمائے آمین

حقانی علماء کا ایک خاص وصف

دارالعلوم حقانیہ کے جتنے مشائخ اور علماء کرام کی میں نے زیارت کی ہے انہیں اخلاق نبوی کا عکس اور پرتو دیکھا ہے جو بہت بہت دلآویز اور پسندیدہ وصف ہے ۱۹۹۶ء کی بات ہے کہ ضلع مانسہرہ کے ۳۰ کے لگ بھگ علماء کرام کا ایک وفد جو حضرت مولانا سید غلام نبی شاہ حضرت مولانا قاری فضل ربی اور مولانا مفتی حفیظ الرحمان اوگئی کی زیر قیادت پشاور کی طرف رواں دواں تھا راستہ میں مولانا رفیق الرحمان قمر خطیب مانسہرہ کی تحریک پر دارالعلوم حقانیہ کے اکابر ومشائخ کی زیارت کیلئے اکوڑہ خٹک میں ٹھہر گیا راستہ ہی سے اطلاع دی گئی وفد جب تھوڑی دیر بعد دارالعلوم پہنچا تو میں نے دیکھا کہ دارالعلوم کے تمام اساتذہ ومشائخ کو حضرت مولانا سمیع الحق کی سربراہی میں وفد کے استقبال کیلئے ٹھہرایا گیا ہے، حضرت مولانا سمیع الحق نے استقبالی خطبے سے وفد کو سرفراز فرمایا تو حضرت ڈاکٹر صاحب نے اختتامی دعا سے وفد کو اپنی منزل کی طرف رخصت فرمایا اس دوران میں ان حضرات ڈاکٹر صاحب علماء ومشائخ کا نہ بھولنے اولا انداز اور رویہ انکے اخلاق عالیہ تھے جواب بھی رہ رہ کے یاد آرہے ہیں اس روز دیکھا کہ واقعی پرمیوہ شاخ سرزمین کی طرف جھکی ہوتی ہے اللھم زد فزد

ایک یادگار منظر

جامعہ اشاعت الاسلام مانسہرہ میں ۲۰۰۹ میں میرے بیٹے محمد قاسم سلمہ اللہ تعالیٰ نے دورہ حدیث سے فراغت حاصل کی اور اس موقع پر بخاری کی آخری حدیث کی تلاوت کا اعزاز برخوردار محمد قاسم شاہ سلمہ کو نصیب ہوا۔حضرت ڈاکٹر صاحب اور دیگر ومشائخ کی موجودگی میں برخوردار کی تلاوت حدیث اور حضرت ڈاکٹر صاحب کا تاریخی بیان تازیست یادرہیگا۔

حضرت ڈاکٹر صاحب سے والہانہ عقیدت

حضرت ڈاکٹر صاحب کی زیارت اللہ تعالیٰ نے بار بار موقع عطاء فرمایا ایک مرتبہ جامعہ ابوہریرہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ العالی نے پیر طریقت مولانا عزیز الرحمان ہزاروی کے حوالہ سے روحانی اجتماع کا اہتمام فرمایا:

شیخ الحدیث حضرت حقانی مدظلہ نے اپنے ہاں اجتماع کے آخر میں دعا اور نصائح کیلئے ڈاکٹر شیر علی شاہ

صاحب کو مدعو فرمایا تھا حضرت ڈاکٹر صاحب نے بڑا پراثر کیف روحانی بیان فرمایا علماء ومشائخ اور طلباء اور عوام کو آپ نے ذکر اللہ کی طرف بڑی ہی حکیمانہ انداز میں متوجہ فرمایا۔

آپ کا جنازہ اور عوام کا جم غفیر

پاکستان میں علماء کرام کے ساتھ عوام کی عقیدت بڑی تاریخی رہی ہے اور اس عقیدت کا اظہار اکثر وبیشتر ہوتا رہے مثلاً تحریک تحفظ ختم نبوت تحریک نظام مصطفیٰ اور تحریک نفاذ شریعت اسکے بڑے بڑے مظاہر ہیں۔

علماء کرام کی وفات حسرتناک پر بھی ہمیشہ عوام الناس نے اپنی گہری عقیدت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لاکھوں کی تعداد میں حاضری دیکر اسپر مہر تصدیق ثبت کی قریب قریب کے بڑے جنازوں میں خود حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد رحمہ اللہ شیخ الحدیث مولانا حسن جان مدنی رحمہ اللہ اور پھر حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ رحمہ اللہ کے جنازہ نے تو تقریبا تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے اللہ اکبر۔

یہ دراصل اسلام کی عظمت وشوکت کا ایک بے لوث مظاہرہ ہوتا ہے اور لادینی قوتوں کو ایک پیغام ہوتا ہے کہ اس سرزمین پر کفر والحاد اور لادینی نظریات کیلئے پنپنے کا کوئی موقع نہیں اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر شیر علی شاہ اور دیگر ہمارے تمام اسلاف کرام کو اپنے جوار لطف وکرم میں جگہ عطا فرما کر اور انکی برکات بعد الوفات سے بھی ہم کو مستفید فرمائے اور ہمیں انکے نقش قدم پر چلنے کی سعادت نصیب فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

احب الصالحین ولست منهم
لعل الله یرزقنی صلاحا

آج ہر آنکھ میں آنسو ہیں شراروں کی طرح
کیا صدمہ ہے کہ ہر روح مغموم ہوئی
ایک جانباز مدبّر سے ہوا خالی جہاں
پھر سے دنیا کسی انسان سے محروم ہوئی